اولیاء سے ڈائریکٹ بلاواسطہ مدد مانگنا کیسا؟

(دعوت اسلامی) دار الافتاء اہلسنت
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر: Lar-7061-b
تاریخ: 11-12-2017

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ اولیاء اللہ رحمہم اللہ کے مزارات پر جاکر بعض لوگ انہیں ڈائریکٹ مخاطب کرکے اپنی حاجات بیان کرتے ہیں اوران سے مدد مانگتے ہیں ۔ مثلاً یاولی اللہ ! میں فلاں بیماری میں مبتلا ہوں ، مجھے شفاعطاکردیں، یاداتاصاحب ! مجھے بیٹاعطاکردیں۔ کیا شریعت مطہرہ میں اس امر کی اجازت ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

جی ہاں ! شریعت مطہرہ کی روشنی میں اللہ عزوجل کے اولیاء کو ڈائریکٹ مخاطب کرکے اپنی حاجت بیان کرنااوران سے مدد مانگناجائزہے۔ اللہ عزوجل کے نیک بندوں سے مدد مانگنے کے جواز پر قرآن واحادیث شاہد ہیں۔ اللہ عزوجل قرآن کریم میں ارشاد فرماتاہے:﴿ اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰہُ وَ رَسُوْلُہٗ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوا الَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وَیُؤْتُوْنَ الزَّکٰوۃَ وَھُمْ رٰکِعُوْنَ ﴾ یعنی اے مسلمانو! تمہارامددگار نہیں مگر اللہ اور اس کارسول اور وہ ایمان والے جو نماز قائم رکھتے اور زکوۃ دیتے ہیں اور وہ رکوع کرنے والے ہیں۔

(سورۃ المائدۃ، آیت 55)

علامہ احمد بن محمد الصاوی علیہ الرحمۃ (متوفی 1241ھ) تفسیر صاوی میں آیت﴿ وَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰہِ اِلٰھاً آخَرَ﴾ کے تحت لکھتے ہیں:"المراد بالدعاء العبادۃ وحینئذ فلیس فی الآیۃ دلیل علی مازعمہ الخوارج من ان الطلب من الغیر حیا او میتا شرک فانہ جھل مرکب لان سوال الغیر من حیث اجراء اللہ النفع او الضرر علی یدہ قد یکون واجبا لانہ من التمسک بالاسباب ولا ینکر الاسباب الا جحود او جھول" ترجمہ: آیت میں پکارنے سے مراد عبادت کرنا ہے، لہٰذا اس آیت میں ان خارجیوں کی دلیل نہیں ہے جو کہتے ہیں کہ غیر خدا سے خواہ زندہ ہو یا فوت شدہ کچھ مانگنا شرک ہے، خارجیوں کی یہ بکواس جہل مرکب ہے، کیونکہ غیر خدا سے مانگنا اس طرح کہ رب ان کے ذریعے سے نفع ونقصان دے، کبھی واجب بھی ہوتا ہے کہ یہ طلب اسباب ہے اور اسباب کاانکارنہ کرے گا مگر منکر یاجاہل ۔ (تفسیر صاوی، جلد4، صفحہ1550، مطبوعہ لاھور)

صحیح مسلم شریف وسنن ابی داود وسنن ابن ماجہ میں سیدنا ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے:" کنت أبیت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فأتیتہ بوضوئہ وحاجتہ فقال لي: «سل» فقلت: أسألک مرافقتک في الجنۃ. قال: «أو غیر ذلک» قلت: ھو ذاک. قال: «فأعني علی نفسک بکثرۃ السجود"میں حضور پرنور سید المرسلین صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس رات کو حاضر رہتا۔ ایک شب حضور کے لیے آب وضو وغیرہ ضروریات لایا(رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بحر رحمت جوش میں آیا) ارشاد فرمایا: مانگ کیا مانگتا ہے کہ ہم تجھے عطا فرمائیں۔ میں نے عرض کی: **میں حضور سے سوال کرتا ہوں کہ جنت میں اپنی رفاقت عطا فرمائیں**۔ فرمایا: کچھ اور؟ میں نے عرض کی: میری مراد تو صرف یہی ہے۔ فرمایا: تو میری اعانت کر اپنے نفس پر کثرت سجود سے۔ **(صحیح مسلم، کتاب الصلوۃ، جلد1، صفحہ353، دار إحیاء التراث العربي، بیروت)**

احادیث میں نیک لوگوں سے ڈائریکٹ حاجات و مدد مانگنے کی ترغیب موجود ہے۔ چنانچہ المعجم الکبیر کی حدیث پاک ہے: ”اطلبوا الخیر والحوائج من حسان الوجوہ“ بھلائی اور حاجتیں ان لوگوں سے مانگو جن کے چہرے عبادت الٰہی سے روشن ہیں۔

(المعجم الکبیر، مجاھد عن ابن عباس، جلد11، صفحہ81، مطبوعہ القاھرۃ)

مسند اسحاق بن راہویہ، فضائل الصحابۃ لاحمد بن حنبل، مسند ابی یعلی موصلی، المعجم الاوسط، الاسماء والصفا للبیہقی، شعب الایمان میں بھی یہ حدیث موجود ہے۔ المستدرک علی الصحیحین للحاکم میں ہے: ”حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اطلبوا المعروف من رحماء أمتي تعيشوا في أكنافهم “ترجمہ: میرے نرم دل امتیوں سے نیکی واحسان مانگو، ان کے ظل عنایت میں آرام کروگے۔

(المستدرک علی الصحیحین للحاکم، کتاب الرقاق، جلد4، صفحہ357، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

مکارم الاخلاق للخرائطی، مسند الشہاب للقضاعی، ابن حبان، التاریخ للحاکم میں ہے: (واللفظ للاول) اطلبوا الفضل عند الرحماء من أمتي تعيشوا في أكنافهم فإن فيهم رحمتي ”یعنی: فضل میرے رحم دل امتیوں کے پاس طلب کرو کہ ان کے سائے میں چین کروگے کہ ان میں میری رحمت ہے۔

(المنتقی من کتاب مکارم الأخلاق ومعالیھا، باب ما جاء في السخاء۔۔الخ، جلد1، صفحہ125، دار الفکر، دمشق سوریۃ)

امام اہلسنت اعلی حضرت امام الشاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن اس مضمون کی سترہ احادیث نقل کرنے کے بعد تحریر فرماتے ہیں: انصاف کی آنکھیں کہاں ہیں؟ ذرا ایمان کی نگاہ سے دیکھیں یہ سولہ بلکہ سترہ حدیثیں کیسا صاف صاف واشگاف فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے نیک امتیوں سے استعانت کرنے ان سے حاجتیں مانگنے، ان سے خیر واحسان کرنے کا حکم دیا کہ وہ تمھاری حاجتیں بکشادہ پیشانی روا کریں گے، ان سے مانگو تو رزق پاؤ گے، مرادیں پاؤ گے، ان کے دامن حمایت میں چین کروگے ان کے سایہ عنایت میں عیش اٹھاؤ گے۔ یارب! مگر استعانت اور کس چیز کا نام ہے۔ اس سے بڑھ کر اور کیا صورت استعانت ہوگی، پھر حضرات اولیاء سے زیادہ کون سا امتی نیک ورحم دل ہوگا کہ ان سے استعانت شرک ٹھہرا کہ اس سے حاجتیں مانگنے کا حکم دیا جائے گا، الحمد للہ حق کا آفتاب بے پردہ وحجاب روشن ہوا۔“ **(فتاوی رضویہ، جلد21، صفحہ317، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)**

مصنف ابن ابی شیبہ میں حضرت ابان بن صالح رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد

فرماتے ہیں :إذا نفرت دابة أحد كم أو بعيره بفلاة من الأرض لا يرى بها أحدا، فليقل: **أعينوني عباد الله،** فإنه سيعان: ترجمہ: جب تم میں سے کسی کا جانور یا اونٹ بیابان جگہ پر بھاگ نکلے جہاں وہ کسی کو نہیں دیکھتا (جو اس کی مدد کرے) تو وہ یہ کہے: ”**اے اللہ کے بندو میری مدد کرو۔**“ تو بے شک اس کی مدد کی جائے گی۔

(مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب الدعاء، جلد 6، صفحہ 103، مطبوعہ الریاض)

المعجم الکبیر میں ہے: ”حضرت عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”إذا أضل أحد كم شيئا أو أراد أحد كم عونا وهو بأرض ليس بها أنيس، فليقل: يا عباد الله أغيثوني، يا عباد الله أغيثوني، فإن لله عبادا لا نراهم“ ترجمہ: جب تم میں سے کوئی شخص کسی چیز کو گم کر دے یا اسے مدد کی حاجت ہو اور وہ ایسی جگہ ہو جہاں کوئی ہمدم نہیں تو اسے چاہئے یوں پکارے: ”اے اللہ کے بندو! میری مدد کرو، اے اللہ کے بندو ! میری مدد کرو کہ اللہ کے کچھ بندے ہیں جنھیں ہم دیکھ نہیں رہے ہوتے، (وہ اس کی مدد کریں گے۔)

(المعجم الكبير للطبراني، ما أسند عتبة بن غزوان، جلد 17، صفحه 117، مطبوعه القاهرة)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”إذا انفلتت دابة أحد كم بأرض فلاة فليناد: يا عباد الله احبسوا، يا عباد الله احبسوا، فإن لله حاضرا في الأرض سيحبسه“ یعنی: جب جنگل میں جانور چھوٹ جائے تو یوں ندا کرے، اے اللہ کے بندو! روک دو، اے اللہ کے بندو! روک دو، زمین پر اللہ عزوجل کے کچھ بندے حاضر رہتے ہیں، وہ اس جانور کو روک دیں گے۔ **(مسند أبي يعلى الموصلي، جلد 9، صفحه 177، دار المأمون للتراث، دمشق)**

امام اہلسنت امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ ان تین احادیث کو نقل کرنے کے بعد تحریر فرماتے ہیں: ”یہ حدیثیں کہ تین صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم نے روایت فرمائیں قدیم سے اکابر علمائے دین رحمہم اللہ تعالیٰ کی مقبول و معمول و مجرب ہیں۔

(فتاوی رضویه، جلد 21، صفحه 318، رضا فاؤنڈیشن، لاهور)

مزید اللہ عزوجل کے نیک بندوں سے ڈائریکٹ مانگنے کے حوالے سے چند بزرگان دین کے اقوال ملاحظہ ہوں۔ چنانچہ حضور پرنور حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: ”من استغاث بی فی کربة کشف عنه و من نادانی باسمی فی شدة فرجت عنه و من توسل بی الی الله فی حاجة قضیت له و من صلی رکعتین یقرا فی کل رکعة بعد الفاتحة سورة الاخلاص احدی عشرة مرة ثم یصلی ویسلم علی رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم بعد السلام ویذکرنی ثم یخطو الی جهة العراق احدی عشرة خطوة ویذکر اسمی ویذکر حاجته فانها تقضی باذن الله تعالی“ ترجمہ: جو کسی مصیبت میں مجھ سے فریاد کرے وہ مصیبت دور ہو اور جو کسی سختی میں میرا نام لے کر ندا کرے وہ سختی دفع ہو اور جو اللہ عزوجل کی طرف کسی حاجت میں مجھ سے وسیلہ کرے وہ حاجت پوری ہو اور جو دو رکعت نماز پڑھے ہر رکعت میں بعد فاتحہ گیارہ بار سورہ اخلاص

پڑھے پھر سلام پھیر کر رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم پر درود وسلام بھیجے اور مجھے یاد کرے، پھر بغداد شریف کی طرف گیارہ قدم چلے اور میرا نام لے اور اپنی حاجت کا ذکر کرے تو بیشک اللہ تعالی کے حکم سے وہ حاجت روا ہو۔

(بهجة الاسرار، ذکر فضل اصحابه وبشراهم، صفحه102، مصر)

امام عارف باللہ سیدی عبد الوہاب شعرانی قدس سرہ ربانی تحریر فرماتے ہیں: " سیدی محمد غمری رضی اللہ تعالی عنہ کے ایک مرید بازار میں تشریف لیے جاتے تھے۔ ان کے جانور کا پاؤں پھسلا، با آواز پکارا "یا سیدی محمد یا غمری "ادھر ابن عمر حاکمِ صعید کو بحکم سلطان چقمق قید کیے لیے جاتے تھے، ابن عمر نے فقیر کا نداء کرنا سُنا، پوچھا یہ سیدی محمد کون ہیں؟ کہا: میرے شیخ، کہا: میں ذلیل بھی کہتا ہوں، یاسیدی یا غمری لا حِظنی "اے میرے سردار! اے محمد غمری! مجھ پر نظر عنایت کرو، ان کا یہ کہنا ہے کہ حضرت سیّدی محمد غمری رضی اللہ تعالی عنہ تشریف لائے اور مدد فرمائی کہ بادشاہ اور اس کے لشکریوں کی جان پر بن گئی، مجبورانہ ابن عمر کو خلعت دے کر رخصت کیا۔ (لواقح الانوار فی طبقات الاخیار، ترجمہ الشیخ محمد الغمری، جلد2، صفحہ88، مصر)

لواقح الانوار فی طبقات الاخیار میں ہے:"حضرت سیدی محمد شمس الدین حنفی رضی اللہ تعالی عنہ اپنے مرضِ موت میں فرماتے تھے" من كانت حاجة فليأت الى قبري ويطلب حاجته اقضها له فانّ مابيني وبينكم غير ذراعٍ من تراب وكل رجل يحجبه عن اصحبه ذراع من تراب فليس برجل "یعنی: جسے کوئی حاجت ہو وہ میری قبر پر حاضر ہو کر حاجت مانگے میں رَوا فرمادوں گا کہ مجھ میں تم میں یہی ہاتھ بھر مٹی ہی تو حائل ہے اور جس مرد کو اتنی مٹی اپنے اصحاب سے حجاب میں کر دے، وہ مرد کاہے کا۔

(لواقح الانوار فی طبقات الاخیار، ترجمہ سیدنا ومولٰنا شمس الدین الحنفی، جلد2، صفحہ96، مصر)

شیخ الاسلام شہاب رملی انصاری کے فتاوی میں ہے:" سئل عما يقع من العامة من قولهم عند الشدائد يا شيخ فلان و نحو ذالک من الاستغاثة بالانبياء والمرسلين والصالحين وهل للمشائخ اغاثة بعد موتهم ام لا؟ فاجاب بما نصه ان الاستغاثة بالانبياء والمرسلين والاولياء والعلماء الصالحين جائزة وللانبياء والرسل والاولياء والصالحين اغاثة بعد موتهم "یعنی ان سے استفتاء ہوا کہ عام لوگ جو سختیوں کے وقت انبیاء ومرسلین واولیاء وصالحین سے فریاد کرتے اور یا شیخ فلاں (یارسول اللہ، یاعلی، یا شیخ عبد القادر جیلانی) اوران کی مثل کلمات کہتے ہیں یہ جائز ہے یا نہیں؟ اور اولیاء بعد انتقال کے بھی مدد فرماتے ہیں یا نہیں؟ انہوں نے جواب دیا کہ بے شک انبیاء ومرسلین واولیاء وعلماء سے مدد مانگنی جائز ہے اور وہ بعد انتقال بھی امداد فرماتے ہیں۔

(فتاوی رملی، مسائل شتی، تفضیل البشر علی الملائکہ، جلد4، صفحہ382، مکتبۃ الاسلامیہ)

مسلمان اللہ عزوجل کے نیک بندوں سے جو مدد مانگتے ہیں، وہ ان کو واسطہ وصول فیض اور وسیلہ قضائے حاجات سمجھتے ہیں کہ اولیاء اللہ مانگنے والے اور رب عزوجل کے درمیان واسطہ ہیں، وہ اللہ عزوجل کی مدد کے مظہر ہیں اور یہ قطعا یقینا درست ہے کہ اللہ عزوجل نے قرآن عظیم میں ﴿ وابتغوا اليه الوسيلة ﴾ یعنی اللہ کی طرف وسیلہ ڈھونڈو۔ کا حکم فرمایا ہے۔ حقیقی استعانت صرف اللہ

عزوجل کے ساتھ خاص ہے کہ وہ قادر بالذات ومالک مستقل وغنی بے نیاز ہے۔ استعانت حقیقیہ کا اعتقاد اگر کوئی کسی ولی کے لیے رکھے، تو یہ شرک ہے۔ بحمد اللہ کوئی مسلمان بھی اس معنی کا اعتقاد کسی ولی کے لیے نہیں رکھتا۔ چنانچہ امام اہلسنت اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں: " استعانت حقیقیہ یہ کہ اسے قادر بالذات ومالک مستقل وغنی بے نیاز جانے کہ بے عطائے الٰہی وہ خود اپنی ذات سے اس کام کی قدرت رکھتا ہے، اس معنی کا غیر خدا کے ساتھ اعتقاد ہر مسلمان کے نزدیک شرک ہے نہ ہر گز کوئی مسلمان غیر کے ساتھ اس معنی کا قصد کرتا ہے بلکہ **واسطہ وصول فیض وذریعہ ووسیلہ قضائے حاجات جانتے ہیں اور یہ قطعاً حق ہے**۔ خود رب العزت تبارک وتعالی نے قرآن عظیم میں حکم فرمایا:﴿ وابتغوا الیہ الوسیلۃ ﴾ اللہ کی طرف وسیلہ ڈھونڈو۔ بایں معنی استعانت بالغیر ہر گز اس سے حصر ایاک نستعین کے منافی نہیں۔ **(فتاوی رضویہ، جلد21، صفحہ303، رضافاونڈیشن، لاہور)**

فتاوی رضویہ میں ہے:" استعانت بالغیر وہی ناجائز ہے کہ اس غیر کو مظہر عون الٰہی نہ جانے بلکہ اپنی ذات سے اعانت کا مالک جان کر اس پر بھروسا کرے، اور اگر مظہر عون الٰہی سمجھ کر استعانت بالغیر کرتا ہے تو شرک وحرمت بالائے طاق، مقام معرفت کے بھی خلاف نہیں خود حضرات انبیاء واولیاء علیہم الصلوۃ والسلام نے ایسی استعانت بالغیر کی ہے۔"

(فتاوی رضویہ، جلد21، صفحہ325، رضافاؤنڈیشن، لاہور)

اولیاء سے استعانت کا اہل ایمان کیا معنی مراد لیتے ہیں؟ اس کی تفصیل بیان کرتے ہوئے سیدی اعلی حضرت الشاہ احمد رضا خان علیہ الرحمن فرماتے ہیں:" اہل استعانت سے پوچھو تو کہ تم انبیاء واولیاء علیہم افضل الصلوۃ والثنا کو عیاذا باللہ خدا یا خدا کا ہمسر یا قادر بالذات یا معین مستقل جانتے ہو یا اللہ عزوجل کے مقبول بندے اس کی سرکار میں عزت ووجاہت والے اس کے حکم سے اس کی نعمتیں بانٹنے والے مانتے ہو؟ دیکھو تو تمھیں کیا جواب ملتا ہے۔ امام علامہ خاتمۃ المجتہدین تقی الملۃ والدین فقیہ محدث ناصر السنۃ ابوالحسن علی بن عبد الکافی سبکی رضی اللہ تعالی عنہ کتاب مستطاب "شفاء السقام" میں استمداد واستعانت کو بہت احادیث صریحہ سے ثابت کرکے ارشاد فرماتے ہیں:" ليس المراد نسبة النبي صلى الله تعالى عليه وسلم إلى الخلق والاستقلال بالأفعال هذا لا يقصده مسلم فصرف الكلام إليه ومنعه من باب التلبيس في الدين والتشويش على عوام الموحدين "یعنی: نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے مدد مانگنے کا یہ مطلب نہیں کہ حضور انور کو خالق اور فاعل مستقل ٹھہراتے ہوں۔ یہ تو اس معنی پر کلام کو ڈھال کر استعانت سے منع کرنا دین میں مغالطہ دینا اور عوام مسلمانوں کو پریشانی میں ڈالنا ہے۔ فقیہ محدث علامہ محقق عارف باللہ امام ابن حجر مکی قدس سرہ المکی کتاب افادت نصاب "جوہر منظم" میں حدیثوں سے استعانت کا ثبوت دے کر فرماتے ہیں: فالتوجه والاستغاثة به صلى الله تعالى عليه وسلم بغيره ليس لهما معنى في قلوب المسلمين غير ذلک ولا يقصد بهما أحد منهم سواه فمن لم ينشرح صدره لذلک فليبکِ على نفسه نسأل الله العافية والمستغاث به في الحقيقة هو الله، والنبي صلى الله تعالى عليه واسطة بينه وبين المستغيث فهو سبحانه مستغاث به والغوث منه خلقاً وإيجاداً والنبي صلى الله تعالى

علیہ وسلم مستغاث والغوث منه سبباً و کسباً"یعنی: رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم یا حضور اقدس کے سوا اور انبیاء واولیاء علیہم افضل الصلاۃ والثناء کی طرف توجہ اور ان سے فریاد کے یہی معنی مسلمانوں کے دل میں ہیں اس کے سوا کوئی مسلمان اور معنی نہیں سمجھتا، نہ قصد کرتا ہے تو جس کا دل اسے قبول نہ کرے وہ آپ اپنے حال پر روئے، ہم اللہ تبارک وتعالی سے عافیت مانگتے ہیں۔ حقیقتاً فریاد اللہ عزوجل کے حضور ہے اور نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اس کے اور اس فریادی کے بیچ میں وسیلہ و واسطہ ہیں، تو اللہ عزوجل کے حضور فریاد ہے اور اس کی فریاد رسی یوں ہے کہ مراد کو خلق وایجاد کرے، اور نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے حضور فریاد ہے اور حضور کی فریادرسی یوں ہے کہ حاجت روائی کے سبب ہوں اور اپنی رحمت سے وہ کام کریں جس کے باعث اس کی حاجت روائی ہو۔"

(فتاوی رضویہ، جلد21، صفحہ331، رضافاؤنڈیشن، لاھور)

مفسر شہیر حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:"اولیاء اللہ اور انبیائے کرام سے مدد مانگنا جائز ہے جبکہ اس کا عقیدہ یہ ہو کہ حقیقی امداد تو رب تعالی ہی کی ہے، یہ حضرات اس کے مظہر ہیں اور مسلمان کا یہ ہی عقیدہ ہوتا ہے، کوئی جاہل بھی کسی ولی کو خدا نہیں سمجھتا۔"

(جاء الحق، صفحہ464، مکتبہ غوثیہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل **و رسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــہ

مفتی محمد ھاشم خان عطاری

22ربیع الاول1439ھ/11دسمبر2017ء

دار الافتاء اھلسنت
darulifta@dawateislami.net

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج/daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ/www.daruliftaahlesunnat.net کے ذریعے کی جا سکتی ہے